Haji Dawood Nasir Library
M. Syed Mohd
Dehlavi
KARACHI-18.

رونا حسینؑ پر

سید زین العابدین - ایم، اے، بی، کام -

کیا غیر اللہ کیلئے رونا جائز نہیں؟

قلی دلیل :- مصور غم حضرت علامہ راشد الخیری سیدہ کا لعل صفحہ ۵۸ پر تحریر فرماتے ہیں۔
"میری ذاتی کیفیت یہ ہے کہ ۱۹۱۳ء میں جس کو پندرہ سال سے زیادہ ہوئے
را ایک سات برس کا بچہ ضائع ہوا۔ کئی مہینے بعد اس کی ایک اچکن میرے سامنے آئی
چکن اس کو پہننی بھی نصیب نہ ہوئی تھی مگر اس لئے کہ اس کے نام کی تھی اسکو
کھوں سے لگا کر گھنٹوں رویا ہوں۔ اب اگر کوئی مولوی صاحب قرآن و حدیث
والہ دے کر مجھے گنہگار اور مشرک بدعتی فرمائیں تو میں یہ عرض کروں گا اگر آپ صحیح
رماتے ہیں تو اسلام نے فطرت انسانی کا مطالعہ نہیں کیا یا آپ اسلام کو نہ سمجھ سکے۔"

(سیدہ کا لعل ص۵۸ 15th EDITION) مطبع سعیدی کراچی

یت قرآنی :- قَالَ یٰاَسَفٰی عَلٰی یُوْسُفَ وَابْیَضَّتْ عَیْنٰہُ مِنَ الْحُزْنِ
ھُوَ کَظِیْمٌ (۸۴) سورہ یوسف۔

اور کہا۔ (حضرت یعقوبؑ نے) ہائے افسوس یوسف پر! اور سفید ہو گئی آنکھیں
ن کے غم سے سو وہ آپ کو گھونٹ رہا تھا۔

نت پیغمبر :- مشکوۃ المصابیح باب البکا علی المیت "انس سے روایت
ے کہ رسالتمآب نزع ابراہیم پر گریاں تھے۔"

کتاب مغازی امام واقدی "غزوہ احد کے دن عورتوں نے گریہ کیا۔"

مکتبۃ العلوم
کراچی

صف ماتم بچھائی۔ آنحضرتؐ نے اس گریہ سے متاثر ہو کر گریہ فرمایا۔" یہ بات
ہے کہ حضور اکرمؐ نے اپنے چچا جناب حمزہ پر گریہ فرمایا۔ حضرت حمزہ وہ ہیں جن
جگر کو ہندہ جگر خوارہ نے شہید ہونے کے بعد اپنے دانتوں سے چبایا

۱ سنت صحابہ کتاب مدارج النبوۃ ماثبت بالسنۃ

"وفاتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر اہل بیت اور صحابۂ عظام نے مرثیہ نظم کیے
صحابہ روتے روتے نابینا ہو گئے۔"

۲ کتاب تنویر الرحمٰن بزیارت حبیب الرحمٰن

حضرت بلالؓ نے جب قبر
رسول کریم کی زیارت کی تو گریہ کیا اور سر قبر مبارک پر پٹک رہے تھے۔"

اوپر جو کچھ درج ہوا اس سے ظاہر ہے کہ اسلام میں رنجیدہ اور محزون ہو
دیکھا کرنا ہرگز منع نہیں ہے اور ہو بھی کیونکر ہو سکتا ہے کیونکہ گریہ ہر اس شخص پر
طاری ہوگا جس کا دل گوشت و پوست کا ہوگا۔

ع ؎ دل ہی تو ہے نہ سنگ و خشت درد سے بھر نہ آئے کیوں

فراقِ یوسف میں روتے روتے یعقوبؑ کی آنکھیں سفید ہو گئیں۔ کیا یہ گریہ
حضرتِ یوسفؑ کے لئے نہ تھا۔ کیا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
نے اپنے صاحبزادے جناب ابراہیم پر اور اپنے چچا جناب حمزہ پر گریہ نہیں
صحابہ نے رسول اکرم کی وفات پر گریہ نہیں کیا۔ کیا بنت الرسول جناب فاط
سلام اللہ علیہا نے۔ اپنے والد بزرگوار حضرت رسول خدا محمد مصطفیٰ کی وفات
نہیں کیا۔ کیا حضرت بلالؓ نہیں روئے۔ کیا مولیٰ علی نے آقائے نامدار سرتاج
کی وفات پر آنسو نہیں بہائے۔ اپنے محبوب سے مفارقت قلب پر اثر
جتنی محبت اتنا اثر۔ کسی نے خبر غم سنی اور ان سنی کردی۔ کسی نے صرف آ

کی آنکھیں نم ہوگئیں۔ کو سسکیاں لے کر رو دیا۔ کسی نے نالہ کشی کے ساتھ گریہ کیا کوئی بے ہوش ہوا۔ کسی نے قبر پر سر پٹک دیا۔ کسی نے سینہ پیٹ لیا۔ یہ ساری چیزیں اثر کو ظاہر کرتی ہیں۔ اثر اُسی پر ہوگا جس کے سینہ میں دل ہو اور دل میں درد ہو جسے قلبی تعلق ہو۔ وہ سنگ دل ہیں جن پر غم کا اثر نہیں ہوتا۔ اسلام انسان کو سنگ دل۔ وحشی اور شقی القلب نہیں دیکھنا چاہتا ہے وہ چاہتا ہے کہ ہمارا دل کسی کی تکلیف سُن کر تڑپ اٹھیں۔ بھوک کی تکالیف کا احساس دلانے کیلئے ہر شخص پر روزہ واجب کیا۔ تاکہ جب ہم بھوک کی اذیت محسوس کریں گے۔ تب ہی ہم اس کی قدر کر سکیں گے۔

اب سوال ہوتا ہے تو کیا صرف حسینؑ ہی پر رونا منع ہے؟

کیونکہ اپنے عزیزوں پر سبھی روئے۔ حضرت یعقوب فراق یوسف میں۔ ہمارے حضور پُر نور اپنے بیٹے اور چچا پر۔ حسینؑ مظلوم ہے۔ جس کا جو جی چاہے کہے۔ لیکن پیش پروردگار سب کو جانا ہے۔ اب ان کو بھی جنھوں نے ان کی شہادت میں حصہ لیا ان کو بھی جنھوں نے مرنے کے بعد بھی دشمنی کھلم کھلا نکالی۔ مزار مبارک کو کھود دانا چاہا۔ اس پر سے نہر گزرانی چاہی لیکن اپنے ارادوں میں کامیاب نہ ہوسکے اور ان کو بھی جواب کھل نہیں چھپے ڈھکے طریقوں سے دلوں کے حوصلے نکالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ سنو اور غور سے سنو۔ وہ عالم حقیقی دلوں کے رازوں کو جانتا ہے وہاں پر ملمع اتر جائیگا۔ وہاں بدن کا عضو عضو گواہی دے گا۔ وہ طبیعتوں سے خوب واقف ہے۔ وہ جانتا ہے کہ جو کچھ کہا یا کیا کس نیت سے تھا۔

حسینؑ پر حضور اکرم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ نے گریہ فرمایا

جناب امِ سلمہ فرماتی ہیں کہ انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خواب میں دیکھا روتے تھے۔ سر مبارک ریش اقدس گرد آلود تھی۔ وجہ پوچھی تو فرمایا ابھی مقتل حسین سے آ رہا ہوں۔

(ترمذی۔ دیلمی۔ حاکم۔ بیہقی وغیرہ)

جناب رسولِ خدا کا غمِ حسین میں رونا ثابت۔ اور کیونکر نہ روتے یہ ان کا لاڈلا نواسہ۔ جسے کبھی کاندھے پر سوار کرتے۔ کبھی اگر کسی صحابی نے کہدیا کہ حسینؑ کیا اچھی سواری ملی ہے۔ فوراً فرمایا اور یہ کیوں نہیں کہتے کیا اچھا سوار ہے۔ جس کے لبوں کو حضور چوما کرتے تھے۔ جو مصداق اس حدیث کے "الحسنؑ والحسینؑ سید الشباب اھل الجنۃ" (یعنی حسنؑ اور حسینؑ جوانانِ بہشت کے سردار ہیں) جنت کے تمنا کرنے والو! اپنے سردار کے غم کا مذاق نہ اڑاؤ۔ حسین پر سردار انبیاء روئے صحابہ روئے۔ جابر ابن عبداللہ انصاری روئے۔ اجنا روئے۔ چنانچہ صواعق محرقہ ابن حجر مکی۔ "ام المومنین حضرت ام سلمہ سے روایت ہے کہ انھوں نے شب شہادت حضرت امام حسین علیہ السلام اجنا کو نوحہ کرتے سنا۔ یہی عبارت ارجح المطالب حافظ ابو نعیم میں بھی درج ہے۔

غنیۃ الطالبین مصنفہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی:۔ شہادت کے بعد قبر امام حسینؑ پر ستر ہزار فرشتے نازل ہوئے جو قیامت تک حضرت پر گریہ و بکا کریں گے۔

کیا اب بھی کہا جا سکتا ہے کہ حسینؑ ہی پر رونا منع ہے اور آگے چلئے چند بزرگانِ دین کا عمل ملاحظہ ہو :-

بزرگانِ دین کا حسینؑ پر سوگ و گریہ :-

لطائف اشرفی میں حضرت سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق مذکور ہے :-

(۱) رسم عزا برپاداشت چنانکہ لباس رعونت دریں عشرہ نمی پوشیدند و اسباب عیش و شادی ترک می کردند۔

یعنی حضرت مخدوم کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ عشرہ محرم میں رسم عزاداری برپا کرتے تھے۔ لباس فاخرہ نہیں پہنتے تھے اور عیش و عشرت کے سامانوں کو ترک کر دیتے تھے

(۲) حضرت شیخ الاسلام حضرت مخدوم بنڈوی رحمۃ اللہ علیہ کے احوال میں بھی لکھا ہے کہ دس دن محرم کے وہ برابر گریہ و زاری کیا کرتے تھے اور فرماتے تھے۔

طرفہ دلے باشد کہ بر ماتم خاندان رسول و جگر گوشگان بتول نگرید و غزائے او ندارد کسیکہ دریں ماتم نگرید دل آنکس مگر از سنگ باشد۔

وہ دل بھی عجیب ہے جو خاندان رسول اور جگر گوشگان بتول کے ماتم میں آنسو نہ بہائے اور ان کا غم نہ کرے پس وہ شخص جو اس غم میں نہیں روتا اس کا دل دل نہیں بلکہ اس کا دل پتھر ہے۔

(۳) شیخ الاسلام حضور بابا شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ عاشورہ کے دن شہادت حسینؑ کا ذکر فرماتے تھے اور ہائے ہائے کر کے بیہوش ہو جایا کرتے تھے۔

(۴) حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی اخبار الاخیار میں فرماتے ہیں کہ حضرت

احمد شیبانی رحمتہ اللہ علیہ اور دیگر بزرگان دین کا بھی یہی دستور رہا۔ عاشورہ کے دن یہ حضرات کھانا سادات کے گھر لے جاتے اور ماتم پرسی کرتے۔

(۵) انوار الرحمٰن کتب سوانح شاہ عبدالرحمٰن محدث دھلوی !۔ بروز عاشورہ شاہ صاحب علماء و اکابر کے ساتھ مسجد میں تشریف فرما تھے۔ شاہ صاحب نے شاگردوں سے خاک منگا کر سر پر ڈالی اور مظلوم کربلا پر رونا شروع کیا۔ اعتراض علمائے پر کتب کا حوالہ دیا۔ یہی چیز تنویر الجنان میں بھی درج ہے۔

ان بزرگوں کا عمل دیکھ لیا بتا دو کیا یہ سب کے سب معاذ اللہ اور کچھ نہیں تو خطائے اجتہادی پر تھے۔ اور خود رسول کے گریہ کے بارے میں کیا تاویل ہو گی۔ خدارا تعصب کی عینک اتارو۔ انصاف کرو۔ رسول کا گھر اجڑ گیا باغ زہرا تاراج ہوا۔ ایک ایک پھول چن چن کر خاکستر کر دیا گیا۔ عباسؑ کی جوانی۔ علی اکبر شبیہ پیغمبر کا شباب۔ قاسمؑ کے ارمانوں کے دن۔ عون و محمد کی کمسنی۔ غرض کیا کیا نہ لٹا۔ اٹھارہ بنی ہاشم مارے گئے۔ ہائے ان میں وہ کلیاں بھی شامل ہیں جن کو دیکھ کر سنگدل سے سنگ دل بھی لرز اٹھے۔ وہ دیکھو ایک بچہ بھولا بھالا چھ مہینہ کا سن باپ کی گود میں مسکراتا آیا ہے۔ چہرہ بھوک پیاس اور دھوپ سے نڈھال ہے۔ گردن ایک طرف کو ڈھلکی ہوئی بال الجھے ہوئے۔ کاجل پھیلا ہوا۔ باپ کا دل۔ عبا کا سایہ کئے ہوئے ہے حسینؑ رحمت اللعالمین کے نواسے کلمہ گویوں کے سامنے کھڑے ہیں۔ کہ ایک تیر آیا اور ماں کی حسرتوں۔ باپ کے ارمانوں۔ بہنوں کی امیدوں سب پر پانی پھر گیا۔ محترمہ روپ کنوار فرماتی ہیں :۔

غضب ہے گر نہ پڑا آسمانِ ظلم شعار
حسینؑ میں ترے صدقے یہ میری جان نثار

دفور غم سے نہ کیوں سینہ زن ہو روپ کنوار
کسی کا تیر کہاں اور کہاں تیرا دلِ زار

وہ آخری ترا فدیہ جو یاد آتا ہے
حسینؑ دل مرا ہاتھوں سے نکلا جاتا ہے

مسلمانو! یہ ایک ہندو عورت کا کلام ہے۔ کیا غضب ہے۔

ع۔ غیر روئے ماجرا سن کر شہِ دلگیر کا
ہے غضب امت کہے بدعت ہے غم شبیر کا
(کچھ لوگ)

اب کچھ فتوے ملاحظہ ہوں:۔

فتوے:۔ سفیان ثوری۔ امام آئمہ اہلسنت المتوفی ۱۶۹ھ
"اولادِ فاطمہ کی محبت میں ان کے گوناگوں مصائب پر جزع و فزع کر کے اظہار غم اور گریہ و زاری وہی شخص کرے گا جس کے دل میں کچھ بھی ایمان ہے"
(بحوالہ ہدایۃ السعداء)

ذیل میں ایک خط حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی مصنف تحفہ اثنا عشریہ کا جو ان کی کتاب فتویٰ عزیزیہ میں درج ہے نقل کیا جاتا ہے۔

نقل خط حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب بنام احمد یار خاں ساکن

کشن گنج گھگڑ۔

از فقیر عبد العزیز بعد سلام
مسنون۔

مکشوف ضمیر وذکا و تمیز باد
کہ عنایت نامہ سامی بار دیگر در مقدمہ
مرثیہ خوانی وغیرہ وصول نمود آنچہ درین
باب معمول فقیر است می نویسم ازہمیں جا
قیاس باید کرد۔ در تمام سال دو مجلس
در خانہ فقیر منعقد می شود یکے مجلس
ذکر وفات شریف دوم مجلس ذکر شہادت
امام حسین علیہ السلام در روز عاشورہ
یا یک روز و دو روز پیش ازیں قریب
چہار صد یا پانصد کس بلکہ گاہے ہزار
کس می آیند و درود می خوانند بعد
ازاں فقیر برآید و می نشیند ذکر فضائل
حسنین علیہم السلام کہ در حدیث شریف
وارد شدہ در بیان می آید و آنچہ در
احادیث اخبار شہادت این بزرگان
و بد حالی قاتلان ایشاں وارد شدہ

فقیر عبد العزیز کی طرف سے
بعد سلام مسنون۔

واضح رائے عالی ہو کہ جناب کا
گرامی نامہ دوسری مرتبہ مرثیہ خوانی
کے متعلق وصول ہوا۔ اس بارے
میں فقیر کا جو کچھ معمول ہے اسے لکھا جاتا
ہے اس سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں،
پورے سال میں فقیر خانہ پر دو مجلس
منعقد ہوتی ہے۔ ایک ذکر وفات
شریف کی دوسری شہادت امام حسین
کی مجلس جو روز عاشورہ یا اس سے
دو ایک دن قبل ہوتی ہے۔ چار پانچ
سو اور کبھی ہزار کے قریب لوگ جمع ہوتے
ہیں اور درود پڑھتے ہیں اور جب
فقیر باہر آتا ہے اور بیٹھتا ہے تو امام
حسین کے فضائل جو احادیث میں مذکور
ہیں بیان کیے جاتے ہیں اور ان بزرگوں
کی شہادت کے متعلق اور انکے قاتلوں

نیز مذکورہ می شود باین تقریب بعضے
شدائد کہ جناب ایشاں گزشتہ از روئے
احادیث معتبر بیان کردہ می شود وہم دریں
ضمن مرثیہائے کہ از مردم غیر یعنی جن و پری
شنیدند نیز مذکور می شود بعد ازاں ختم
قرآن و پنج آیت خوانند بر ماحضر فاتحہ
نمودہ می آید دریں وقت اگر شخصے خوش
الحاں سلام می خواند یا مرثیہ مشروع
شروع می کند اتفاق شنیدن می شود۔
ظاہر است کہ دریں اکثر حضار مجلس را
ایں فقیر را ہم رقت و بکا لاحق می شود
پس اگر ایں چند با نزد فقیر ہمیں واقع
جائز نمی بود اقدام برآں اصلا نمی
کرد و آنچہ امور دیگر نا مشروع است
اما حاجت بیان ندارد و امام شافعی
می فرمایند "ان کان رفضا
حبّ آل محمد فلیشھد
الثقلان انی رافضی"
زیادہ بجز توفیق حساب چہ

کی بدانجامی کے متعلق جو کچھ اخبار و احادیث
میں ہے بیان کیا جاتا ہے اس سلسلہ میں
ان مصائب و شدائد کا بھی تذکرہ ہو جاتا ہے
جو احادیث معتبرہ کی رو سے آنحضرت
پر گزرے ہیں اور وہ مرثیہ بھی پڑھے
جاتے ہیں جنھیں ام سلمہ اور دوسرے
صحابیوں نے جنوں اور پریوں سے
سنا ہے۔ اس کے بعد ختم قرآن و پنج
سورہ پڑھا جاتا ہے اور ماحضر پر فاتحہ
دیا جاتا ہے اسوقت اگر کوئی خوش الحان
شخص سلام یا مرثیہ مشروع پڑھنا شروع
کرتا ہے تو اسکے سننے کا اتفاق ہوتا
ہے۔ ظاہر ہے کہ اس حالت میں اکثر
حاضرین مجلس اور خود فقیر پر گریہ و بکا
لاحق ہو جاتا ہے۔ اگر فقیر کے نزدیک یہ
یہ چیزیں اسی طریقے سے جائز نہ ہوتیں تو
کبھی ان پر اقدام نہ کرتا اور دوسرے جو
غیر شرعی امور ہیں ان کے بیان کی حاجت
نہیں امام شافعی فرماتے ہیں کہ اگر آل محمد کی

برنگارد۔ کی محبت رفض ہے تو دونوں جہاں گواہ رہیں کہ میں رافضی ہوں۔

خط واضح ہے اور فتویٰ ظاہر۔ یہ بزرگ جو مذہب اہل سنت کی ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں خود مجلس برپا کرتے۔ ان کے ہاں ذکر فضائل و مناقب بیان ہوتا۔ خود روتے حاضرین مجلس کبھی روتے بکاکرتے۔ ختم قرآن ہوتا۔ پنج سورہ پڑھا جاتا۔ کھانا تقسیم ہوتا۔ خود فرماتے ہیں کہ اگر یہ تمام چیزیں اسی طریق سے فقیر کے نزدیک جائز نہ ہوتیں تو ہرگز ان پر اقدام نہ کرتا۔ کیا کسی کو فتویٰ عزیزیہ کے مستند کتب اہل سنت والجماعت ہونے میں تامل ہے کلمہ گو یو! تمہارے نبی صلعم کے نواسے کا ذکر دلوں کو گرما دیتا ہے۔ ایثار کا جذبہ پیدا کرتا ہے۔ سخت سے سخت مشکل کا سامنا کرنے کی ہمت پیدا کرتا ہے۔ یہ وہ مشعل راہ ہے جس کی روشنی تمہارے لئے تھی مگر غیروں نے اپنایا۔ سنو مہاتما گاندھی کیا کہتے ہیں۔

"میں نے کربلا کے ہیرو کی زندگی کا بخوبی مطالعہ کیا ہے۔ اور اس سے مجھے یقین ہو گیا کہ ہندوستان کی نجات اگر ہو سکتی ہے تو ہم کو حسینی اصول پر عمل کرنا ہوگا۔" اور دیکھو وہ اہنسا کا پجاری۔ عدم تشدد کے ہتھیار سے لیس پہلی مرتبہ نمک بنانے جا رہا ہے۔ اُس نے اپنے ساتھ صرف ۷۲ ہی آدمیوں کو لیا۔ یہ کیا ہے؟ عدم تشدد اُس نے کہاں سے سیکھا۔ آیئے کنور مہندر سنگھ بیدی کی زبانی سنئے۔

شعر: زندہ اسلام کر دیا تو نے حق و باطل دکھا دیا تو نے
جی کے مرنا تو سب کو آتا ہے مر کے جینا سکھا دیا تو نے

دراصل ہمارے پیغمبر نے حجۃ الوداع کے موقع پر ہم کو نصیحت کی تھی اور آخری وقت میں ایک نسخہ کیمیا دیا تھا۔ وہ نسخہ جس سے دین اور دنیا دونوں سنورتی ہے۔ یہ دنیا ہی سب کچھ نہیں ہے۔ چند روزہ ہے۔ آخرت کی دنیا ہمیشہ ہمیش کی ہے۔ یہ مزرع آخرہ ہے۔ جیسا یہاں بوؤ گے ویسا وہاں کاٹو گے۔ اگر صرف دولت کے انبار اور دنیاوی تعیش و اقتدار ہی سب کچھ ہوتا تو جتنے نبی اور بزرگان دین آئے تھے سوا چند کو چھوڑ کر سب غریب کیوں تھے۔ کوئی بکریاں چراتا۔ کوئی پتوں کو کھا کر بسر اوقات کرتا خود ہمارے نبی کریم پیٹ پر پتھر باندھتے۔ کیا یہ سب صرف سن لینے کے لئے ہے۔ دیکھو وہ حجۃ الوداع کا موقع ہے خم کا میدان، تالاب کا کنارہ، دوپہر کا وقت ایک لاکھ بیس ہزار کا مجمع پالان شتر کے ممبر پر تشریف لے جلتے ہیں۔ خطبۂ بلیغ ارشاد فرماتے ہیں، اور اسی میں وہ نسخہ پیش فرماتے ہیں چنانچہ صحیح مسلم میں ہے "حضرت زید ابن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز حضور سرور کائنات ایک تالاب پر جس کو خم کہتے ہیں اور جو مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ کے درمیان میں ہے ہم لوگوں کے درمیان خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے۔ حضور نے اللہ پاک کی حمد و ثنا کی اور لوگوں کو نصیحت فرمائی اسکے بعد حضور نے فرمایا اے لوگو! میں بھی تو ایک آدمی ہی ہوں۔ فریب ہے کہ اللہ پاک کا بھیجا ہوا۔ (عزرائیل) میرے پاس آئے اور میں (روپوش ہوتا) قبول کر لوں اور میں تو تمھارے اندر چھوڑنے والا ہوں۔ دو بھاری اور

وزنی چیزیں ہیں ان دونوں بھاری اور وزنی چیزوں میں سے پہلی چیز
کی کتاب ہے۔ اس کتاب کے اندر ہدایت اور نور ہے بس تم اس
کتاب کو پکڑو اور نہایت پختگی اور مضبوطی کے ساتھ پکڑو۔ بس
حضور نے صحابہ کو کتاب اللہ کے لیے ابھارا اور شوق دلایا حضور نے
کا پھر حضور نے فرمایا (ان دو بھاری چیزوں میں سے دوسری چیز
اہل بیت ہیں۔ یاد دلاتا ہوں میں اللہ پاک کو بیچ حق اپنے اہل بیت
یاد دلاتا ہوں تمہیں اللہ پاک کو بیچ حق اہل بیت کے
یہ تو تھی صحیح مسلم کی عبارت۔ اب سنیئے ۔ ترمذی شریف :-
حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور کو حجۃ الوداع
یعنی حضور کے آخری حج کے موقع پر حج ہی کے میدان میں سنا ارشاد
رہے ہیں۔ اے لوگو! میں نے تمہارے درمیان چھوڑی اللہ کی کتاب
اور اپنی عترت یعنی میرے اہلبیت اگر تم اس کو پکڑے رہو گے تو ہرگز تم
نہ ہو گے۔

ترمذی کی ایک اور حدیث میں ہے اے میری امت کے لوگو! میں چھوڑے
جا رہا ہوں تمہارے درمیان دو وزنی اور گراں قدر چیزیں تم اگر ان دونوں
کو پختگی اور مضبوطی کے ساتھ پکڑے رہو گے تو میری روپوشی کے بعد ہرگز
ہرگز گمراہ نہ ہو گے۔ ان دونوں میں سے ایک ایک سے بڑا ہے:۔
(پہلی چیز) اللہ کی کتاب ہے وہ مثل ایک رسی کے ہے۔ جو آسمان سے
زمین کی طرف لٹکائی گئی ہے (اور دوسری چیز) میرے اقربا یعنی میرے

maablib.org

اہلبیت ہیں اور یہ دونوں ہرگز ہرگز ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے یہاں
تک کہ آئیں گے میرے پاس حوض کوثر پر۔ پس دیکھوں گا کہ تم لوگ ان دونوں
کے ساتھ کیا سلوک کرتے ہو اور کون سا برتاؤ برتتے ہو۔

حسینؑ اہلبیت سے باہر نہیں۔ رسول کی حدیث کی تصدیق حسینؑ نے
کر دی صاحب تاریخ روضۃ الشہدا، صواعق محرقہ، ابن عساکر، تینوں
کتب میں مختلف الفاظ سے موجود ہے سر مبارک نیزہ پر بلند تھا اور تلاوت
قرآن کی آواز سنائی دیتی تھی۔ ام حسبت ان اصحاب الکھف
والرقیم کانوا من آیاتنا عجبا ۔

مسلمانوں! تعجب نہ کرو۔ اللہ کو سب قدرت ہے۔ خود فرماتا
ہے :- لا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا ؕ راہ خدا
میں شہید ہونے والوں کو مردہ نہ سمجھو۔ ویسے بھی سائنسی ترقی کے موجودہ
دور میں یہ بات تحقیق ہو چکی ہے کہ جسم تمام کا تمام ایک ساتھ نہیں مرتا۔
ڈاکٹر BRUIKHONENKO نے INSTITUTE OF SECOND LIFE
میں حیوانات کے سروں کو ان کے جسم سے علیحدہ کر دیا۔ اور پھر
AUTOJECTOR کے ساتھ لگا کر پورے چھ ماہ تک زندہ رکھا۔ بات
صرف اتنی تھی کہ دوران خون کو جاری رکھا۔ مزید برآں کسی نہ کسی طرح خون
ضائع ہونے نہ دیا۔ جانور برابر بولتے تھے کیوں اس خبر پر شک نہیں گزرتا۔
اور اگر اسلام میں ایک واقعہ ایسا نظر آیا تو افسانہ طرازی کا گمان ہونے لگا۔
خداوند کریم شیطان کے شر سے جو دلوں کے اندر وسوسہ پیدا کرتا ہے مسلمانوں

maablib.org

کو محفوظ رکھے ۔ آمین ۔

اب پھر میں دھراتا ہوں کہ رونا ہو یا پیٹنا ۔ آنسو بہانا ہو یا جا جا کر کرنا یہ سب اثرات ہیں ۔ ان کا تعلق دل سے ہے ۔ واقعہ یاد آیا منظر آنکھوں میں پھرا اور اثرات مرتب ہونا شروع ہوئے ۔ جلنا جس کا تعلق انتہائی ویس قرنی نے جب سنا کہ حضور اکرم کا دندان مبارک شہید ہوا انھوں نے فوراً اپنا دانت توڑ لیا ۔ پھر خیال آیا کہ نہ معلوم حضور کا کون شہید ہوا ہو ۔ چنانچہ انھوں نے یکے بعد دیگرے تمام دانت توڑ دیئے ۔ اسی طرح جو لوگ اپنے جسموں کو زخمی کرتے ہیں کیا عجب کہ وہ ظاہر کرتے ہوں اے آقا ہمارے ! اے ہمارے سرتاج امام زین العابدین علیہ السلام قید ہو کر دربدر پھرائے گئے ، آپ کو کوڑے سے اذیت پہونچائی گئی کی پشت مبارک زخمی کی گئی ۔ ہم بھی اپنی پیٹ زخمی کرتے ہیں ۔ اے ہمارے آپ کے بچوں پر پانی بند ہوا ۔ ہم پیاسے علی اصغرؑ کی یاد میں جگہ سبیل لگاتے ہیں ۔

اے سید و سردار اے ہمارے نبی کے نواسے ۔ اے حیدر کے بیٹے ۔ آپ کے علمدار کے شانے کٹے ۔ علم سرنگوں ہوا ۔ دیکھ ہم قریہ قریہ بستی بستی میں اس علم کو بلند کرتے ہیں ۔ حضور جب رخصتِ آخر کے بعد اپنی ماں کی کنیز فضہ کو بھی سلام کر کے باہر لائے ۔ فنظر یمیناً و شمالاً ۔ آپ نے داہنی جانب نظر ڈالی پھر بائیں جانب ۔ کوئی باگ تھامنے والا نہ تھا کہ آپ گھوڑے پر سو

maablib.org

ہو جائیں آپ کا دل بھر آیا۔ آپ کو اپنے جاں نثار یاد آئے۔ تین دن کے بھوکے پیاسے گردنیں کٹائے جلتی ریت پر پڑے تھے۔ اے آقا ہم آپ کے ذوالجناح کی نقل بناتے ہیں۔ اس کی لگام تھام کر چلتے ہیں۔

اے سردار ہمارے آپ کا لاشہ بے گور و کفن پڑا رہا۔ ہم آپ کے روضہ کی نقل گھر گھر بناتے ہیں۔ یہ تعزیہ تو وہ ہے جو بظاہر ہے۔ لیکن ہمارے دلوں کے اندر دیکھئے اے رحمت العالمین کے نواسے آپ کا مزار ہر دل میں ہے۔ خواہ کوئی ہو مسلمان ہو۔ ہندو ہو حتیٰ کہ لامذہب ہی کیوں نہ ہو۔ چنانچہ ساحر ؔ بی۔ اے کہتا ہے۔

ہشیار ہوں اک طور سے سودائی بھی
کافر بھی ہوں کوثر کا تمنائی بھی
ہے حق و صداقت مرا مسلک ساحرؔ
ہندو بھی ہوں شبیرؑ کا شیدائی بھی

یہی نہیں اور سنئے جو اپنی لامذہبیت پر نازاں ہیں۔ کیا فرماتے ہیں ؎

ادہام کو ہر گام پہ ٹھکراتے ہیں۔
ادیان سے (خواہ کوئی دین ہو) ہر قدم پہ ٹکراتے ہیں
لیکن جب کوئی لیتا ہے نام حسینؑ
ہم اہل خرابات بھی جھک جاتے ہیں۔

maablib.org

علامہ اقبال کیا فرماتے ہیں ؎

اللہ اللہ بائے بسم اللہ پدر
معنیِ ذبحِ عظیم آمد پسر

بہرِ آں شہزادۂ خیر الملل
دوشِ ختم المرسلین نعم الجمل

بہرِ حق در خاک و خوں غلطیدہ است
پس بنائے لاالہ گردیدہ است

(اسی چیز کو حضرت معین الدین چشتیؒ نے یوں فرمایا۔ — از علامہ اقبال

ع حقا کہ بنائے لاالہ ہست حسینؑ)

مدعایش سلطنت بودے اگر
خود نکردے با چنیں ساماں سفر

تیر ابراہیم و اسماعیل بود
یعنی آں اجمال را تفصیل بود

رمزِ قرآں از حسینؑ آموختیم
ز آتشِ او شعلہ ہا اندوختیم

شوکتِ شام و فرِ بغداد رفت
سطوتِ غرناطہ ہم از یاد رفت

تار ما از زخمہ اش لرزاں ہنوز
تازہ از تکبیرِ او ایماں ہنوز

اے صبا اے پیکِ دور افتادگاں
اشکِ ما بر خاکِ پاکِ او رساں

یہ ہیں حسینؑ جغرافیائی حدود سے آگے۔ مذہب و ملت کی قیود سے باہر نسلی امتیازات سے بالاتر۔ ہر دور ہر درد رکھنے والے دل کے ہیرو۔ ہر انسان کیلئے ایک نمونۂ کامل۔ آقا آپ کی عظمت و بلندی کا ادراک ہم نہیں کر سکتے۔

؎ انسان کو بیدار تو ہو لینے دو
ہر قوم پکاریگی ہمارے ہیں حسینؑ

حسینیت زندہ باد

Haji Dawood Nasir Library
M. Syed Mehd
Dehlavi
KARACHI-18.